باسمہ تعالیٰ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

اگر ایک عورت کے پاس 3 تولہ سونا ہو اور اس کے پاس 200 روپے بھی ہوں۔ اور اس کے علاوہ کوئی رقم یا مال تجارت نہ ہو تو کیا اس عورت پر اس موجودہ سونے اور پیسوں کی وجہ سے قربانی یا زکوۃ واجب ہو جاتی ہے یا نہیں؟

بینوا توجروا

مستفتی۔ ضیاء الرحمان

درہ آدم خیل

ضمیمہ اندراج
دار الافتاء جامعہ عثمانیہ پشاور
سلسلہ نمبر ۱:۲۵ نام شمس الاسلام
تاریخ آمد 21-9-2011 تاریخ روانگی 24-9-2011
فتوی نمبر ۱۲۱/۲۹۶/۹۳ نوعیت دستی
دستخط

الجواب وباللہ التوفیق!

شرعی نقطہ نظر سے نقدین یعنی سونا اور چاندی کا نصاب متعین ہے۔ سونے کا نصاب ساڑھے سات (7 1/2) تولہ اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون (52 1/2) تولہ ہے۔ اس لئے اگر کسی شخص کے پاس سونا یا چاندی مقررہ نصاب کے بقدر موجود ہو یا مروجہ کرنسی اتنی مقدار میں موجود ہو کہ چاندی کی مروجہ قیمت کے مساوی ہو تو زکوۃ اور قربانی واجب رہے گی۔ لہٰذا اگر 1320 روپے فی تولہ کے حساب سے چاندی ہو تو نصاب پورا ہونے کے لئے (52 1/2 × 1320 = 69300) روپے کا مالک ہونا ضروری ہے۔

اگر کسی شخص کے پاس صرف سونا ہو چاندی یا نقدی بالکل نہ ہو تو سونے کے نصاب کا پورا ہونا ضروری ہے۔ ایسا ہی اگر سونا اور چاندی یا نقدی دونوں موجود ہوں اور ایک کا نصاب پورا ہو تو پھر بھی زکوۃ واجب ہے۔ لیکن جہاں کہیں سونا اور چاندی دونوں نصاب سے کم لیکن دونوں کی قیمت لگا کر چاندی کا نصاب پورا ہو سکتا ہو تو ایسی صورت میں اگر قیمت کے اعتبار سے دونوں ناقص نقدین کو اعتبار دے کر چاندی کا نصاب مدنظر رکھا جائے تو پھر جس شخص کے پاس دو تولہ سونا کے ساتھ دس بیس روپے موجود ہوں تو دونوں کو ضم کر کے چاندی کا نصاب پورا ہوگا۔ لہٰذا پھر ہر اس شخص پر زکوۃ اور قربانی واجب ہوتی ہے جس کے پاس دو تولہ سونا اور دس روپے پاکستانی ہو کیوں کہ دونوں کو ملا کر اس سے ساڑھے باؤن (52 1/2) تولہ چاندی خریدی جا سکتی ہے۔ اس سے یہ مشکلات پیدا ہوں گے کہ معاشرہ میں اکثر عورتوں کے پاس کم از کم ایک دو تولہ سونا ہوتا ہے اور عموماً اس کے پاس دس بیس روپے بھی ہوتے ہیں اس لئے اس پر زکوۃ و قربانی واجب ہوگی۔ حالانکہ معاشرہ کی خواتین نیک اور دیندار ہونے کے باوجود ایسی صورت میں زکوۃ اور قربانی کی قوت خرید نہیں رکھتی۔

فقہ حنفی کی رو سے یہ مشکلات اس وقت پیدا ہوتی ہے جب امام ابوحنیفہؒ کے ظاہر الروایہ قول کا اعتبار ہو کہ نقدین کے ناقص نصاب ہونے کی صورت میں ضم میں قیمت کا اعتبار ہو۔ لیکن اس مسئلہ میں اگر صاحبین کی رائے کو اختیار دیا جائے کہ نقدین کی ناقص نصاب ہونے کی صورت میں ضم قیمت کی بجائے اجزاء کے حوالے سے ہو تو پھر اس سے مشکلات پر کافی حد تک قابو پایا جا سکتا ہے۔

(جاری ہے ←)

Scanned by CamScanner

قیمت اور اجزاء کے ضم کا مقصد یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص کے پاس پونے چار تولہ سونا ہو۔ تو قیمت کے اعتبار سے ضم کرنے کی صورت میں اگر ایک سو روپیہ ہو تو پھر بھی قربانی یا زکوۃ واجب رہے گی۔ کیوں کہ دونوں کو ملا کر ساڑھے باؤن تولہ چاندی کا نصاب بنتا ہے لیکن اجزاء کے اعتبار سے 1320 روپے فی تولہ کے حساب سے (521/2 ×1320 = 69300) روپے چاندی کا نصاب ہے لہذا کم از کم 34650 روپے چاندی کے نصاب کا نصف ہے دونوں نصاب یعنی پونے چار تولہ سونا اور 34650 روپے مل کر ایک نصاب پورا ہو سکتا ہے۔

صورۃ مسئولہ میں اگر واقعی خاتون کے پاس 3 تولہ سونا اور 200 روپے ہوں تو صاحب نصاب بننے کے لئے اس کے پاس تقریبا ساڑھے اکتیس (31 1/2) تولہ چاندی یا اس کی قیمت جو کہ تقریبا 41580 روپے ہے کا ہونا ضروری ہے۔ چونکہ اس خاتون کے ساتھ صرف تین تولہ سونا اور 200 روپے ہیں۔ لہذا اس خاتون پر صاحبین کی رائے کے مطابق زکوۃ اور قربانی واجب نہیں رہی۔

والدلیل علی ذلک!

ثم اختلف اصحابنا فی کیفیة الضم فقال ابو حنیفة یضم احدهما الی الاخر باعتبار القیمة وقال ابو یوسف و محمد یضم باعتبار الاجزاء وهو روایة عن ابی حنیفة ایضا.

(بدائع الصنائع ۲/۲۱۲)

و ضم احد النقدین الی الاخر قیمة مذهب الامام و عندهما الضم بالاجزاء و هو روایة عنه.

(بحر الرائق ۲/۲۰۱)

کتبہ!
شمس الاسلام
متخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء
جامعہ عثمانیہ پشاور

الجواب صحیح
نجم الرحمن
۱۰/۱۰/۲۰۱۱ء

الجواب صحیح
[illegible]
۱۱/۱۱/۱۴۳۲

Scanned by CamScanner